اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY.

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۱۵ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۱۴ شوال ۱۳۵۹ھ | ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۶۰

جمعیۃ العلماء سندھ کا قابلِ تعریف عزم

کچھ عرصہ سے صوبہ سندھ میں فرقہ وارانہ کشیدگی نے فضاء کو بہت مکدر کر رکھا ہے۔ ہندو مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے۔ بے چینی اور اضطراب بڑھ رہا ہے۔ وہ لوگ جنہیں بھائی بھائی بن کر رہنا چاہیئے۔ اور آپس کے سکھ دکھ میں شریک ہونا چاہیئے۔ ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ حکومت الگ پریشان ہو رہی ہے۔ اور عوام الگ نقصان اٹھا رہے ہیں۔

ان حالات میں سندھ کی جمعیۃ العلماء نے گورنمنٹ سندھ کو ایک سو علماء کی خدمات اس لئے پیش کی ہیں۔ کہ وہ صوبہ کے مختلف مراکز میں عام مسلمانوں میں ہمسایوں کے متعلق قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی اشاعت کریں۔ تاکہ ہندو مسلم تعلقات بہتر ہو سکیں۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء کے صدر اور سکرٹری صاحبان نے ایک بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ:-

"شمالی سندھ میں اس وقت سے آئینی کی جو صورت حالات پیدا ہو چکی ہے۔ اور جس کے باعث اس وقت سندھ کے ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہیں۔ جمعیۃ العلماء کو اس پر افسوس ہے اور جمعیۃ کی دعا ہے۔ کہ سندھ کی تاریخ میں جو تاریک لمحہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ بہت جلد دور ہو جائے۔ اور نئی روشنی کے ساتھ اس صوبہ میں امن و آشتی کا ایک نیا دور شروع ہو۔ جس میں ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے بھائی بھائی کی طرح رہیں۔ گورنمنٹ سندھ نے مخدوش رقبہ جات میں قیام امن کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن اسے اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔ ضرورت ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں تبدیلیٔ قلب پیدا کی جائے۔ اس تبدیلی کے پیدا کرنے کے لئے ہم گورنمنٹ سندھ کو ایک سو علماء پیش کرنے کو تیار ہیں۔ جو صوبہ میں قرآن کریم کے حوالہ سے اس امر کی تبلیغ کریں۔ کہ اپنے ہمسایہ سے ہمیشہ محبت سے رہنا چاہیئے"

(انقلاب ۶۔ نومبر ۱۹۴۰ء)

اس اعلان سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صوبہ سندھ میں ہندو مسلم کشیدگی نہایت افسوس ناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء سندھ کے نزدیک اس کے انسداد کا کامیاب طریق یہ ہے۔ کہ کم از کم ایک سو علماء صوبہ کے مختلف حصوں میں پھیل کر عام مسلمانوں کو قرآن کریم کے حوالہ سے یہ بتائیں۔ کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ ہمیشہ محبت سے رہنا چاہیئے۔ گویا ان لوگوں کو چونکہ یہ علم نہیں۔ کہ اسلام ہمسائیوں سے محبت رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ہمیشہ غیر مسلم ہمسایوں کے ساتھ محبت سے رہنا چاہیئے بلکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام انہیں غیر مسلموں کے ساتھ تشدد کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے ہندو مسلم کشیدگی دور ہونے میں نہیں آتی۔ بلکہ انتہاء کو پہونچ چکی ہے۔

ہمارے نزدیک جمعیۃ العلماء سندھ قابل تعریف ہے۔ کہ اس نے صحیح نتیجہ پر پہونچکر نہ صرف اس کا اعلان کر دیا۔ بلکہ اصلاح کے لئے اپنے ایک سو علماء کی خدمات بھی پیش کی ہیں۔ دراصل یہ غلط فہمی جس کی اصلاح کی طرف جمعیۃ العلماء سندھ نے صوبہ کی بدامنی اور کشیدگی سے مجبور ہو کر توجہ مبذول کی ہے۔ ان غلط کار اور غلط اندیش علماء کی پیدا کردہ ہے جنہوں نے مسئلہ جہاد کو عوام کے سامنے اس صورت میں پیش کیا۔ کہ اس کے رو سے غیر مسلموں کو لوٹنا۔ مارنا۔ اور قتل کر دینا نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ اس قسم کے خیالات چونکہ مسلمانوں کو دینی اور دنیوی لحاظ سے سخت نقصان پہونچا رہے تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی اصلاح کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائی۔ اور مختلف پیراؤں میں ان کا اسلام کے خلاف اور نقصان دہ ہونا ثابت کیا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں۔ سمجھ رکھا ہے۔ اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں۔ ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ لوگ اپنے پُر جوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں۔ اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جس قدر ایسے ناحق خون ان نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں۔ کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں۔ کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی۔ ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے۔ کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں۔ جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں"

(رسالہ جہاد صفحہ ۵و۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر تحریر فرماتے ہیں۔ "مولویوں نے اصل حقیقت جہاد کی مخفی رکھ کر لوٹ مار اور قتل انسان کے منصوبے عوام کو سکھائے اور اس کا نام جہاد رکھا ہے۔" صفحہ ۸

پھر فرماتے ہیں۔ "موجودہ طریق غیر مذہب کے لوگوں پر حملہ کرنے کا جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ جس کا نام وہ جہاد رکھتے ہیں۔ یہ شرعی جہاد نہیں ہے۔ بلکہ صریح خدا اور رسول کے حکم کے مخالف اور سخت معصیت ہے۔" صفحہ ۱

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ جس مقصد کے لئے جمعیۃ العلماء سندھ نے ایک سو علماء کی خدمات اب پیش کی ہیں اس کی طرف آج سے بہت عرصہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پُر زور الفاظ میں مسلمانوں کو توجہ دلا چکے ہیں اگر اس وقت تک علماء اپنے غلط خیالات پر نہ اڑے رہتے۔ بلکہ غیر مذاہب کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے متعلق اسلامی تعلیم عام لوگوں کے سامنے پیش کرتے۔ تو بہت سے غیر مسلم اسلام کی خوبیوں کے قائل ہو کر آغوش اسلام میں آچکے ہوتے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے اسلام کی نسبت اپنے غلط خیالات کو زیادہ وقعت دی۔ اور اس طرح مسلمانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے نقصان رساں ثابت ہوئے جمعیۃ العلماء سندھ قابل مبارکباد ہے کہ اس نے اس اہم معاملہ کی طرف توجہ کی ہے۔ لیکن اسے اس جد وجہد کو اس بات پر منحصر نہیں رکھنا چاہیئے۔ کہ حکومت اس کے علماء کی خدمات حاصل کرے۔ اگر حکومت توجہ نہ کرے۔ تو بھی بطور خود اس مہم کو شروع کر دینا چاہیئے۔ اس طرح جمعیۃ کے علماء نہ صرف اپنے صوبہ میں فرقہ دارانہ کشیدگی دور کرنے میں حصہ لے کر شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ بلکہ اسلام کے منور چہرہ سے اس بدنما داغ کو دور کرنے کا بھی اجر پائینگے جو علماء سُو نے یہ بتا کر لگا رکھا ہے۔ کہ اسلام دیگر مذاہب کے لوگوں پر تشدد کرنے کا حکم دیتا ہے ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ نبوت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ آج بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئیں۔ جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ہمراہ گئے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج پھر حرارت ہو گئی۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول وحرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تا حال علیل ہیں دعائے صحت کی جائے

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف اور سید اعجاز احمد صاحب کو علی پور چک ۲۶ ضلع لاہور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

۸ نومبر ۱۹۴۰ء کا خطبہ جمعہ اور سال ششم کے وعدے

تحریک جدید کے وعدے پیش کرنے کے بعد ہر ایک مجاہد دل سے چاہتا ہے۔ کہ اسکا وعدہ جلد سے جلد پورا ہو جائے۔ تا اسے ابتدائے سال میں ادا کرنے کی وجہ سے سارا سال ثواب ملتا رہے۔ مگر کئی دوست ہیں۔ جو اپنی مالی مشکلات کے باعث اس دلی خواہش کو اب تک پورا نہیں کر سکے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خصوصیت کے ساتھ ۸ نومبر ۱۹۴۰ء کے خطبہ میں ایسے احباب کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء تک جو اس سال کے وعدوں کی آخری تاریخ ہے اپنے وعدے پورے کرنے کی جد وجہد کریں۔ حضور کا یہ خطبہ اخبار الفضل میں انشاء اللہ جلد تر شائع ہوگا۔ مگر خطبہ پہونچنے سے پہلے وہ ایسا ماحول پیدا کر لیں۔ کہ خطبہ پڑھنے کے بعد فوراً عملاً لبیک کہہ سکیں

فانشل سیکرٹری تحریک جدید

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۵ ظہور ۱۳۱۹ہش سے ۵ تبوک تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؎

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۷۶۴	عائشہ بی بی صاحبہ	جالندھر	۱۸۰۰	علی حسین صاحب	گورداسپور
۱۷۶۵	علم بی بی صاحبہ	"	۱۸۰۱	رحمت اللہ صاحب	"
۱۷۶۶	احمد حسن صاحب	انبالہ	۱۸۰۲	ہدایت اللہ صاحب	"
۱۷۶۷	مخدومن صاحبہ	"	۱۸۰۳	چودہری دولت خانصاحب	"
۱۷۶۸	فاطمہ بیگم صاحبہ	دہلی	۱۸۰۴	گلزار محمود صاحب	"
۱۷۶۹	خورشید جہاں صاحبہ	"	۱۸۰۵	محمد صفدر صاحب	"
۱۷۷۰	نواب خانصاحب	گجرات	۱۸۰۶	محمد صدیق صاحب	"
۱۷۷۱	بیگم بی بی صاحبہ	"	۱۸۰۷	چودہری منصب داد خانصاحب	"
۱۷۷۲	مولوی غلام رسول صاحب	کوئٹہ	۱۸۰۸	مسعود احمد خانصاحب	"
۱۷۷۳	نواب بیگم صاحبہ	گورداسپور	۱۸۰۹	چودہری علی اکبر خانصاحب	"
۱۷۷۴	ایس قاسم حسن صاحب رضوی	دہلی	۱۸۱۰	" عبد اللہ خانصاحب	"
۱۷۷۵	سکینہ صاحبہ	پشاور	۱۸۱۱	اختر حسین صاحب	"
۱۷۷۶	حبیب اللہ صاحب	سیالکوٹ	۱۸۱۲	عبد الحمید صاحب	"
۱۷۷۷	محمد شریف صاحب	حیدرآباد دکن	۱۸۱۳	عبد المجید صاحب	"
۱۷۷۸	غلام فرید خانصاحب	لائل پور	۱۸۱۴	مجیدہ بیگم صاحبہ	"
۱۷۷۹	محمد حسین صاحب	چمبہ	۱۸۱۵	سردار بیگم صاحبہ	"
۱۷۸۰	بی بی صاحبہ	لدھیانہ	۱۸۱۶	محمد حسین صاحب	"
۱۷۸۱	ملک نور احمد صاحب	"	۱۸۱۷	یاور حسین صاحب	"
۱۷۸۲	اقبال احمد صاحب	"	۱۸۱۸	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۷۸۳	عزیز مہر صاحب	کشمیر	۱۸۱۹	تاج الدین صاحب	"
۱۷۸۴	محمد اشرف صاحب	لاہور	۱۸۲۰	محمد الدین صاحب نمبردار	سیالکوٹ
۱۷۸۵	غلام مصطفےٰ صاحب	پشاور	۱۸۲۱	عمر بی بی صاحبہ	"
۱۷۸۶	رشیدہ بیگم صاحب	سندھ	۱۸۲۲	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۱۷۸۷	سردار بیگم صاحبہ	"	۱۸۲۳	میر محمد صاحب	"
۱۷۸۸	فتح علی صاحب	لائل پور	۱۸۲۴	دولت بی بی صاحبہ	"
۱۷۸۹	منظور الٰہی صاحب	بڑودہ	۱۸۲۵	مجیداں بی بی صاحبہ	"
۱۷۹۰	کنیز فاطمہ صاحبہ	بریلی	۱۸۲۶	سلیمان صاحب	"
۱۷۹۱	اکبر جان صاحب	چنگا بنگیال	۱۸۲۷	غلام رسول صاحب	گوجرانوالہ
۱۷۹۲	عبید الحق صاحب	لکھنؤ	۱۸۲۸	حکیم شیخ محمد اسحٰق صاحب کپور	جہلم
۱۷۹۳	زاہدہ بیگم صاحبہ	حیدرآباد دکن	۱۸۲۹	برکت بی بی صاحبہ	لاہور
۱۷۹۴	علی احمد صاحب	رحیم یار خان	۱۸۳۰	رحیم بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۱۷۹۵	مکرم الٰہی صاحب	کیمبل پور	۱۸۳۱	غلام محمد صاحب	"
۱۷۹۶	محمد خانصاحب	"	۱۸۳۲	سکینہ صاحبہ	امرتسر
۱۷۹۷	مستری یار محمد صاحب	گجرات	۱۸۳۳	اہلیہ غوث محمد صاحب	ریاست نابھہ
۱۷۹۸	خورشید احمد صاحب	گورداسپور	۱۸۳۴	رحیم خاتون صاحبہ	بہاولپور
۱۷۹۹	سلطان خانصاحب	"	۱۸۳۵	غلام محی الدین صاحب	سرگودہ

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم

"پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" (الہام حضرت مسیح موعود)

(۱)

خدائے ذوالجلال نے سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی پاک کتاب میں خاتم النبیین کے بزرگ خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اس مقامِ بلند کے حاصل کرنے میں آپ منفرد و یگانہ ہیں۔ اولین و آخرین میں سے اس میں کوئی آپ کا شریک و سہیم نہیں۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات اور انسانوں میں سے انسان خاتم المخلوقات اور اشرف و افضل ہے۔ انسانوں میں سے مومنوں کے حق میں خیر البریہ کا لفظ وارد ہوا ہے۔ مومنوں کے چار مراتب ہیں۔ (۱) صالحین (۲) شہداء اور (۳) صدیقین۔ (۴) انبیاء۔ انبیاء اول المؤمنین اور خاتم و افضل ہوتے ہیں۔ پھر انبیاء و رسل میں بھی تفاوتِ درجات ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض نص قرآنی ہے۔ ان نبیوں کا خاتم اور ان سب میں سے اشرف ایک وجود ہوگا۔ اور وہ ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ نبوت کے بلند ترین مقام پر آپ پہونچے اور آپ سے افضل نبی نہ ہوا۔ نہ ہوگا۔ آپ جملہ نبیوں کے کمالات کے جامع اور ان سے برتر تھے۔ آپ نہ صرف نبی ہیں۔ بلکہ نبیوں کے سردار۔ اور شہنشاہ ہیں۔ اسی جامعیت کے مفہوم کو ادا کرتے ہوئے ایک شاعر نے کہا ہے۔ ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب نبیوں سے افضل اور سید المرسلین ہونے کو لفظ خاتم النبیین میں بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اور کوئی نص اس عقیدہ کے اثبات کے لئے قرآن مجید میں مذکور نہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

والخاتم یجب ان یکون افضل الاتری ان رسولنا صلے اللہ علیہ وسلم لما کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیۃ کان افضلھا فکذالک العقل لما کان خاتم الخلق الفائضۃ من حضرۃ ذی الجلال کان افضل الخلق واکملھا۔

(تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲)

کہ خاتم افضل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یعنی سب نبیوں سے افضل ہیں۔ انسان خاتم المخلوقات ہے۔ یعنی اشرف مخلوقات ہے۔ عقل معنوی خلقتوں میں سے خاتم ہے۔ یعنی ان میں سے افضل و اکمل تر ہے۔

(۲)

قرآن مجید کو خدا تعالےٰ کا کلام ماننے والے فرقے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ضرور خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ہاں خاتم النبیین کے مفہوم میں اختلاف ہے۔

(۱) بہائی گو قرآنی شریعت کو منسوخ مانتے ہیں۔ اور اپنے مسلمان ہونے سے انکاری ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ کہ قرآن خدا کا کلام تھا۔ ان کے نزدیک خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی یا ایسے وجود جن پر خدا کی طرف سے وحی نبوت نازل ہوا کرتی تھی ختم ہو گئے ہیں۔ بہاء اللہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھا ہے:۔ زینۃ بطراز الختم وانقطعت بہ نفحات الوحی۔ (الواح صفحہ [illegible]) کہ خدا نے آپ کو لباسِ ختم سے مزین فرمایا۔ اور آپ پر وحی منقطع ہوئی۔

بہائی مبلغ الشیخ الناطق نے لکھا ہے:۔

"ایں اسم وسمت بوجودِ مقدس حضرت محمد ختم شد وشروع بدورہ ولایت شد یعنی صاحب اختیار مطلق بودن"

(المناظرات الدینیہ صفحہ ۸۸)

بہائیوں کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حسب سابق نبی یا رسول نہ آئیں گے۔ بلکہ مقام ربوبیت والوہیت پر متمکن وجود آئیں گے۔ چنانچہ بہاء اللہ کا دعوےٰ صاف طور پر الوہیت کا تھا۔

(۲) مسلمانوں کے عام فرقے خاتم النبیین کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیضانِ نبوت کو بند کر دیا ہے۔ آپ کے بعد آپ کی امت میں سے کوئی نبی تابع شریعت محمدیہ بھی نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس سے خاتمیت محمدی میں فرق آتا ہے ہاں یہ سب فرقے عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں اسرائیلی نبیوں میں سے ایک عظیم الشان نبی حضرت عیسےٰ صاحب انجیل امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے آسمان سے خاکی جسم کے ساتھ آئیں گے۔

(۳) احمدی کہلانے والے فریق لاہور نے ۱۹۱۳ء کے بعد یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کے بعد تشریعی و غیر تشریعی ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ہیں۔ مگر نبی نہیں ہیں۔ انہیں نے ۱۹۱۳ء کی حد بندی اس لئے لگائی ہے۔ کہ ۱۹۰۴ء میں گورداسپور کی عدالت میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے حلفیہ بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "مدعی نبوت" تسلیم کرنے کے علاوہ فریق لاہور نے اپنے آرگن "پیغام صلح" میں دو مرتبہ اعلان کیا۔ کہ:۔

"ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانے کا نبی۔ رسول۔ اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلبِ ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"

(۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ ۹۔ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

(۴) جماعت احمدیہ قادیان کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ سب نبیوں سے افضل ہیں۔ آپ کی شریعت ہمیشہ رہے گی۔ اب صرف وہ نبی آئیں گے۔ جو شریعت محمدیہ کے تابع ہوں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے فیضان نبوت پائیں۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(الف) "عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا ایک۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

(ب) "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

عربی زبان کا تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب کسی شخص کے لئے بطور مدح خاتم کا لفظ ایسی صورت میں استعمال ہو کہ وہ کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس جگہ اس کے معنی اس قوم یا جماعت کے افضل فرد کے ہوتے ہیں۔ خاتم الاولیائ خاتم الشعراء۔ خاتم المحدثین۔ خاتم المفسرین۔ خاتم المحققین۔ خاتم المجاہدین۔ خاتم المخلوقات خاتم المحسنین وغیرہ مرکبات کا نظم و نثر میں استعمال اس کا بین ثبوت ہے۔ خاتم النبیین مقام مدح میں واقع ہے۔ اس لئے اس کے حقیقی معنی بلحاظ زمانہ آخری سمجھنا درست نہیں۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے۔ اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں۔ کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

افسوس ہے کہ لغت نویسوں نے بالعموم عوام کے خیال کی تقلید کی ہے۔ اور لفظ خاتم کی اصلیت وحقیقت کی طرف توجہ نہیں کی۔ ہاں علامہ ابوالقاسم الراغب الاصفہانی نے اپنی لغت المفردات میں ختم کے حقیقی اور مجازی معنی الگ الگ بیان کئے ہیں لکھتے ہیں۔

الختم والطبع یقال علی وجھین مصدر ختمت وطبعت وھو تاثیر الشئ کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن النقش ویتجوز بذلک تارۃ فی الاستیثاق من الشئ والمنع۔ یعنی ختم کے حقیقی معنی تو دو ہیں (۱) مہر کا اپنے نقوش سا نشان پیدا کرنا (۲) وہ پیدا شدہ نشان مجازی طور پر ختم کے معنی مضبوط باندھنے اور بند کرنے کے بھی ہوتے ہیں وغیرہ اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ خاتم کے حقیقی معنی بند کرنے والے کے نہیں ہیں بلکہ حقیقی معنی خاتم کے از روئے لغت اپنے نقوش کی مانند نقوش پیدا کرنے والے وجود کے ہیں۔ اس طرح سے خاتم النبیین کے لغوی معنی ہوں گے۔ "وہ نبی جس کی روحانی توجہ نبی تراش ہو" یعنی کامل ترین رسول۔

خاتم النبیین مرکب لفظ ہے۔ مرکب لفظ کا حقیقی مفہوم زبان کے استعمال اور محاورات سے معلوم ہوا کرتا ہے۔ عربی زبان میں اس قسم کا مرکب جب بھی بطور مدح استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی بجز افضل فرد کے اور کچھ نہیں ہوتے۔ اگر کسی کو اس کے خلاف دعوے ہو تو محاورات عرب میں سے ایک مثال پیش کرے عربی کا مشہور شاعر ابوالطیب کہتا ہے۔

ولا تطلبن کریماً بعد رؤیتہ
ان الکرام باسخاھم یدا ختموا

(دیوان المتنبی صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ مصر)

اس میں کافور والئے مصر کو خاتم الکرام قرار دیا گیا ہے۔ علامہ برقوقی اس کی شرح میں اسی صفحہ پر لکھتے ہیں۔ فلا تطلب بعدہٗ کریماً فلا کریم بعدہ لانہ خاتمۃ الکرام اذھو اسخاھم یدا۔ پس خاتمۃ الکرام کے معنی سب سے بڑے سخی کے ہیں۔ نہ کہ باب سخاوت کو بند کرنیوالے کے

(۴)

کسی شخص کے افضل و اکمل فرد ہونے سے دو لازمی نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ اس کے برابر یا اس سے بڑا کوئی اور صاحب کمال نہ ہو۔ اس کے مساوی یا اس سے اعلےٰ ہونے کا دروازہ بند کردیا جائے۔ دوم اس کے ذریعہ سے اور اس کی ماتحتی میں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ صاحب کمالات پیدا ہوں۔ تا اس کا افضل و اکمل ہونا ثابت ہوسکے۔ عقلاً یہ دونوں امر افضلیت کو لازم ہیں۔ پس خاتم النبیین کے حقیقی معنوں کا پہلا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر یا آپ سے بڑا کوئی نبی ہوا نہ ہوگا۔ آپ کی سیادت پہلے اور پچھلے سب نبیوں پر ثابت ہے۔ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بلحاظ زمانہ آگے یا پیچھے ہونے کا کوئی فرق نہیں ہے۔ امام ابن کثیر نے کیا خوب فرمایا ہے۔

فالرسول محمد خاتم الانبیاء
صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ دائماً
الی یوم الدین ھو الامام الاعظم
الذی لو وجد فی ای عصر لکان
ھو الواجب الطاعۃ المقدم علی
الانبیاء کلھم (برحاشیہ تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواہ کسی زمانہ میں ہوتے۔ خاتم الانبیاء ہونے کے باعث سب نبیوں کے سردار اور واجب الاطاعت تھے۔ خاتم النبیین کے حقیقی معنوں کا دوسرا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں نبوت غیر تشریعی کے حصول کا امکان تسلیم کیا جائے۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتیاز ہوگا۔ کہ آپ کی اتباع سے دیگر نبیوں کی طرح صرف صلحاء شہید اور صدیق ہی پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ امتی نبی بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (النساء ع ۹) پہلا نتیجہ سلبی ہے دوسرا ایجابی۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دروازہ بند کیا ہے۔ اور ایک دروازہ کھولا شریعت والی اور مستقل نبوت کو خاتمیت محمدیہ نے بند کردیا ہے۔ غیر تشریعی اور اتباع نبوی میں نبوت کو جاری کردیا ہے۔ اسی مفہوم کو غیر متلو وحی میں یوں ادا کیا گیا ہے۔ کہ جعلناک فاتحاً وخاتماً (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱) کہ آنحضرت فاتح بھی ہیں اور خاتم بھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے۔ الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سابقہ جاری طریق یعنی تشریعی نبوت کو بند کردیا۔ اور اس بلند مقام تک پہونچنے کا دروازہ اپنی پیروی میں کھول دیا۔ جس تک پہلے نبیوں کی پیروی نہ پہونچا سکتی تھی۔ یعنی امتی نبی بننا ممکن ہوگیا۔ (نہج البلاغہ مشہدی ورق ۱۹)

پس خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں۔ چنانچہ الہامی ناموں میں حضور کو "زعیم الانبیاء" اور "سید المرسلین" کے خطاب سے بھی یاد کیا گیا ہے (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۵) اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سید الانبیاء ہونے سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہ آئے۔ بلکہ جو آئے وہ آپ کی سیادت کی مہر سے آئے۔ اور شریعت محمدیہ کا خادم ہو۔ اس لئے امت محمدیہ کے بزرگان سلف نے خاتم النبیین کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

دورہ انسپکٹران بیت المال

انسپکٹران بیت المال مندرجہ ذیل اضلاع میں پڑتال حسابات وغیرہ کے لئے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب و عہدہ داران جماعت ہائے مقامی سے التماس ہے۔ کہ وہ ان سے پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) مولوی محمد عبد العزیز صاحب۔ صوبہ سرحد و اضلاع راولپنڈی و گجرات

(۲) حکیم محمد فیروز الدین صاحب۔ ضلع سیالکوٹ

(۳) قریشی میر احمد صاحب۔ اضلاع منٹگمری و شیخوپورہ

(۴) مولوی مدد خان صاحب۔ ضلع گورداسپور

(۵) سردار نذر حسین صاحب۔ اضلاع جالندھر و ہوشیارپور

(۶) مولوی ظفر الاسلام صاحب۔ اضلاع سرگودہ و جھنگ۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیق الادیان

ویدک لٹریچر اور توحیدِ خالص (۲)

چاند کی چودھویں رات

جس رات چاند پورا دکھائی دیتا ہے اس کے متعلق ملاحظہ ہو۔ رگوید منڈل ۲ سوکت ۳۲ منتر ۴: (ترجمہ) میں پکارنے کے لائق پور نماشی (چودھویں رات) کو پکارتا ہوں۔ بہت اچھے مال و دولت والی وہ پور نماشی میری پکار کو سُنے اور سمجھے۔ اور میرے کاموں کو کرے۔ اور ہمیں وہ بیٹے دے۔ جو بہادر۔ قابل تعریف اور مال دار ہوں۔

پانی دیوتا

پانی دیوتا کے لئے ملاحظہ ہو۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹ منتر ۱ و ۵ (ترجمہ) اے پانیو تم آرام دینے والے ہو۔ اس لئے ہم کو رزق دینے کے لئے دھارن کرو۔ یعنی ہمیں رزق دو۔ اور ہم کو اعلےٰ قسم کی معرفت بھی دو۔ اعلےٰ غلّے اور اچھے مال دولت کے مالک اور مخلوق کو بسانے والے ان پانیوں سے میں دوائی مانگتا ہوں آگے یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۱ اے پانیو! تم سلطنت اور حکومت دینے والے ہو۔ مجھے اور اس (میرے یجمان) کو بھی حکومت دو۔

ان منتروں میں "آپ" کا لفظ آیا ہے۔ جس کے معنے لغت میں محض پانی کے ہی آتے ہیں۔ اور گرائمر کی کتب میں یہ انہی معنوں میں آیا ہے۔ اور یہ لفظ ہمیشہ جمع آتا ہے

گنگا۔ جمنا۔ سرسوتی۔ بیاس۔ راوی چناب۔ جہلم۔ سندھ کی پوجا

گنگا۔ جمنا یو پی میں۔ راوی۔ چناب۔ جہلم وغیرہ پانچ دریا پنجاب میں مشہور ہیں۔ ان کے متعلق ملاحظہ ہو۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۷۵ منتر ۵ (ترجمہ) اے دریا گنگا اے جمنا دریا۔ اے سرسوتی۔ اے ستلج آپ چاروں دریا راوی دریا سے مل کر میری دعاؤں کو سنو۔ اے دریائے بیاس تو دریائے چناب سے مل کر اور دریائے جہلم دریائے سندھ سے مل کر میری پکار کو سنیں۔ اس منتر میں جتنے دریا آئے ہیں۔ سوائے سرسوتی کے سب آج بھی موجود ہیں۔ دریائے سرسوتی اُس زمانے میں تھانیسر کے آگے بہتا تھا۔ اس کا ذکر کتاب مہابھارت میں بھی آتا ہے اور ویدوں میں اس کا ذکر ہے۔ وید کی ڈکشنری نرکت کے مٹ پر اس منتر کی تشریح کرتے ہوئے ان سب دریاؤں کے ناموں کی وجہ تسمیہ تک بتا دی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دریائے سرسوتی کی پوجا علیحدہ منتروں میں بھی آتی ہے۔ مگر بخوف طوالت انہیں چھوڑا جاتا ہے۔ صرف ایک منتر درج کیا جاتا ہے۔ رگوید منڈل ۲ سوکت ۴۱ منتر ۱۶: (ترجمہ) اے سب دریاؤں سے اچھے دریا سرسوتی۔ اے ہماری ماں سے اعلےٰ دیوی سرسوتی ہم غریبوں جیسے ہیں تو ہم کو امیروں جیسے کر دے۔ یعنی ہم کو مال و دولت دے۔

بادل دیوتا

بادل بھی ایک نہایت مفید چیز ہے۔ اور خصوصاً کاشتکاروں کے لئے جن کی زندگی کا دارومدار ہی بادل دیوتا پر ہے اس کے لئے ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۷ سوکت ۱۰۲ منتر ۳ و ۲ (ترجمہ) میرا یہ کلام بادل دیوتا کے لئے ہے۔ وہ اسے منظور کرے تاکہ اس کے بعد آرام دینے والی بارش ہمارے لئے برسے۔ اور ہماری کھیتیاں جن کی کہ دیوتا حفاظت کرتے ہیں۔ اس کی کرپا سے پھل والی ہوں۔ یہ بادل دیوتا جڑی بوٹیوں کو سیراب کرنے والا ہے۔ اسی میں مخلوق کی جان ہے۔ یہ بادل مجھے ایک سو سال زندہ رکھے۔ اے بادل دیوتا آپ دیوتا ہماری حفاظت کریں۔

یہاں پر ایک لطیفہ بھی قارئین کرام کے لئے باعث دلچسپی ہوگا۔ اور وہ یہ کہ رگوید کے ایک باب میں مینڈکوں کی ہی تعریف کی ہے۔ ان منتروں کو ویدوں کی ڈکشنری میں درج کرتے وقت اس کے مصنف مہرشی یاسک جی لکھتے ہیں (ترجمہ) وسشٹھ رشی کو بارش کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس نے بادل دیوتا کی تعریف و توصیف کر کے اسے خوش کیا۔ اور مینڈکوں نے بھی وسشٹھ رشی کی تائید کی۔ تب یہ بات دیکھ کر اس رشی نے مینڈکوں کی تعریف میں یہ منتر کہہ دئیے۔

جوئے کے پاسوں کی پوجا

جوئے کے پاسوں (جن سے جوا کھیلا جاتا ہے) کی پوجا کا ذکر بھی وید مقدس میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو اتھروید کانڈ ۴ سوکت ۳۸ منتر ۶: (ترجمہ) اے جوئے کے پاسو۔ تم حکومت کو اپنے اندر رکھنے والے اور پُر رعب اور پُر جلال ہو۔ اور تمہارا نام سنولو (مال و دولت والے) ہے۔ ہم (پجاری) تمہارے لئے ہوی دے کر تمہاری پوجا کرتے ہیں۔ تاکہ تم ہم کو جوئے میں فتح دو۔ جس کے باعث ہم دھن و دولت کے مالک ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ اس مصنف وید کے خیال میں جوئے کے پاسے ہی ہر قسم کی فتح اور شکست کے مالک اور دھن و دولت کے مالک ہیں۔ اس لئے وہ ان کی پوجا کر رہا ہے۔

صبح دیوی

صبح بھی عام لوگوں کے لئے ہی باعث راحت ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی بہت سے منتر آتے ہیں۔ ملاحظہ ہو یجروید ادھیائے ۳۴ منتر ۳۳ (ترجمہ) اے رزق کی مالک صبح دیوی۔ تو ہم کو رنگ رنگ کا وہ دھن و دولت دے۔ جس سے ہم اپنے بیٹوں اور پوتوں کی پرورش کریں۔ آگے رگوید منڈل ۷ سوکت ۷۷ منتر ۵ و ۶ (ترجمہ) اے صبح دیوی تو ہماری عمروں کو بڑھاتی ہوئی اور ہم کو رزق دیتی ہوئی اپنی کرنوں سے چمک۔ اے قابل تعریف صبح دیوی۔ تو ہم کو وہ دھن و دولت دے جس میں گائیں گھوڑے۔ رتھ اور نقدی ہو۔ اے آسمان کی بیٹی صبح دیوی تو ظاہر ہوتے بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت میں تجھے اپنے کلام سے بڑھاتا ہوں۔ اے صبح دیوی تو ہم کو چمکنے والا بہت سا دھن و دولت دے۔ تو اور باقی سب دیوتا لوگ بھی ہمیشہ ہماری حفاظت کریں۔

ان منتروں میں "اُوشا" لفظ آیا ہے جس کے معنے لغت میں صبح کے ہی ہیں۔ ہم زیادہ کیا لکھیں۔ صرف یہ کہہ کر ختم کرتے ہیں۔ کہ بچوں کی طرح جسے دیکھا اسے ہی وید کے مصنفوں نے حاجت روا اور مشکلکشا یقین کر کے اس کی تعریف میں منتر بنانے شروع کر دئیے۔ اور ساتھ ہی اپنی حاجت روائی کی دعائیں کرنے لگ گئے۔ ہاں ایک بات ضرور یہاں قابل ذکر ہے۔ کہ ان مصنّفین نے بعض فرضی دیوتا بھی بنائے ہوئے تھے۔ یعنی ایسے وجود جن کا وجود نہ ہے اور نہ تھا۔ اور نہ ہی کہیں ہوگا۔ بلکہ انہوں نے اپنے ذہن میں منطقیوں کے عنقاء کی طرح ان کے وجود فرض کر لئے تھے بطور نمونہ نہایت اختصار کے ساتھ ان کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

اندر دیوتا

اندر دیوتا کی بڑائی ویدوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اور یہانتک بعض مصنفین نے لکھ مارا ہے۔ کہ اے اندر دیوتا۔ اگر سینکڑوں زمینیں اور سورج چاند جمع ہو جائیں تب بھی تیرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس فرضی دیوتا کے بہت سے فرضی کارنامے بھی ویدمیں آتے ہیں۔ ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۲ منتر ۲۰: (ترجمہ) اے اندر دیوتا۔ تو بہت مال و دولت دینے والا ہے۔ اس لئے ہم کو بھی بہت سا دھن و دولت دے۔

وشنو دیوتا

وشنو دیوتا کے لئے ملاحظہ ہو۔ یجروید ادھیائے ۵ منتر ۱۹ (ترجمہ) اے وشنو دیوتا۔ تو جنت سے زمین سے اور آسمان سے اپنے دونوں ہاتھ بھر کر اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ سے مجھے دھن و دولت دے۔

ان دونوں دیوتاؤں کا جہاں ذکر آتا ہے اکٹھا ہی آتا ہے۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۰ منتر ۱۷: (ترجمہ) اے وشنوی اور کی ر دگو دیوتاؤ تم اس رزق کے ساتھ ہمارے پاس آؤ۔ یعنی ہمیں وہ رزق دو جس میں گھوڑے اور گائیں اور سونا بھی ہو۔ (باقی)

خاکسار۔ ناصر الدین عبداللہ
پروفیسر جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم "الفضل" کے تمام قدردان اصحاب سے اب توقع رکھتے ہیں کہ وہ جلسہ سالانہ تک کم سے کم ایک نیا خریدار اسے مہیا فرمائینگے۔ امید ہے دوستوں نے کوشش شروع فرمادی ہوگی

کیا آپ کے پاس چار آنے ہیں؟

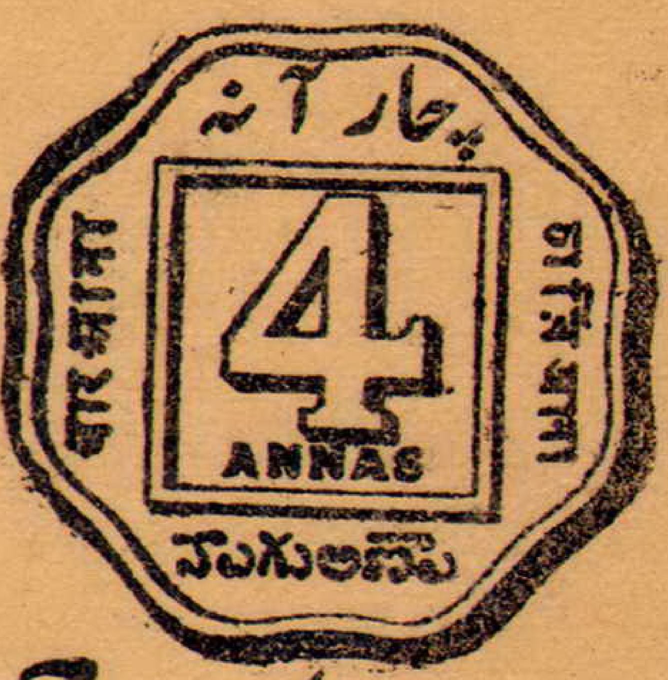

آج ہی انہیں کاروبار میں لگا دیجئے

اس آسان محفوظ اور نفع بخش طریقہ سے

اپنے قریبی پوسٹ آفس میں جائیے اور وہاں سے ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کارڈ مانگئے۔ یہ آپ کو بالکل مفت دیا جائے گا۔ آپ سے جتنے ہو سکیں اتنے چار آنے والے ڈیفنس سیونگ اسٹامپ خریدنے کا تہیہ کر لیجئے۔ اور انہیں کارڈ پر چپکاتے جائیے۔ یہاں تک کہ چالیس ۴۰ ڈیفنس سیونگ اسٹامپ جمع ہو جائیں اور اب آپ کا کارڈ مکمل ہو گیا۔ یہ کارڈ کسی بنک میں بھی پیش کیجئے جہاں سے آپ کو دس روپے کی قیمت کا ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مل جائیگا۔ جو چند سال میں تیرہ روپے نو آنہ کی قیمت کا ہو جائیگا۔ اس پر کوئی انکم ٹیکس عائد نہ ہوگا۔ جب بھی آپ اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں مع سود کے آپ کو ادا کر دیا جائے گا۔

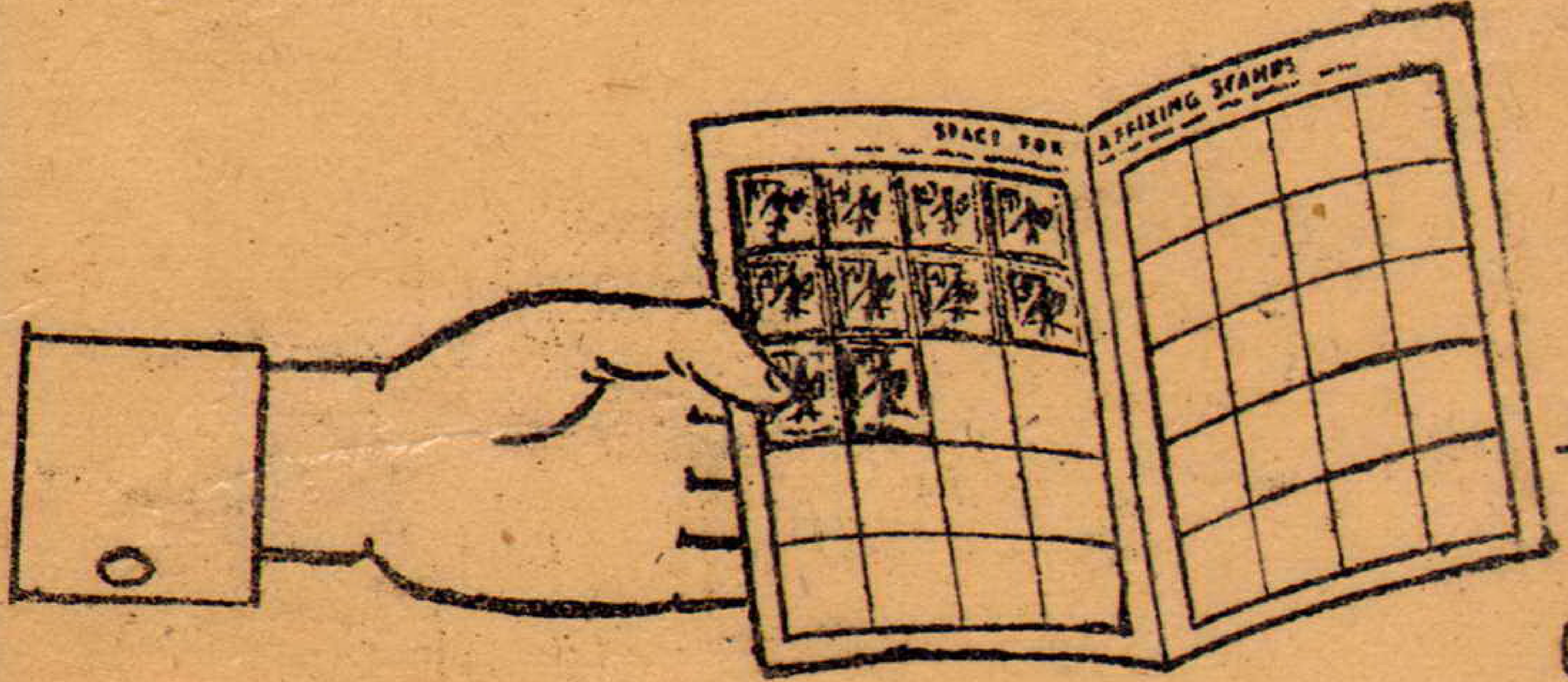

بھلا اس سے زیادہ آسان اور محفوظ طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

جتنے زیادہ اسٹامپ آپ خریدیں گے۔ اتنا ہی زیادہ اُن پر سُود ملے گا۔

خریدئیے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس

"ہندوستان کا محفوظ ترین کاروبار"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

238

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۳ نومبر۔ یونانی گورنمنٹ نے لڑائی کے بارے میں اعلان کیا ہے کہ اطالوی ہوائی جہاز ایسے دیہات اور شہروں پر جن کے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں۔ مشین گنوں سے بوچھاڑ کر رہے اور بم پھینک رہے ہیں۔

ایتھنز ۱۳ نومبر۔ البانیہ کی سرحد سے دس میل اندر اطالویوں نے سخت لڑائی شروع کر دی ہے۔ ایک مورچہ پر اطالوی فوج نے بغیر لڑے ہتھیار ڈال دیئے۔

ایتھنز ۱۳ نومبر۔ وزیر اعظم یونان نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزوں کے ساتھ مل کر ہماری فوجیں نہایت بہادری سے لڑ رہی ہیں۔ اور فتح حاصل کر کے رہیں گی۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ کل رات جرمن جہازوں کو انگلستان پر حملہ کرنے کے لئے چاندنی سے بہت مدد ملی۔ اور کئی مقامات پر زور سے حملے کئے گئے۔ زیادہ زور لنڈن پر رہا۔ پہلا حملہ اندھیرا ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہوا۔ اور پھر رات بھر تھوڑی تھوڑی دیر حملے ہوتے رہے۔ بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور مالی نقصان بھی ہوا۔

انگریزی بم بار ہوائی جہازوں نے جرمنی پر حملہ کیا۔ تیل کے کارخانوں اور بندرگاہوں پر حملے کئے۔ اب پتہ چلا ہے کہ سوموار کو انگریزی جہازوں کے قافلہ پر جن جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا تھا ان میں سے پانچ جہاز تباہ کر دیئے گئے اور دو کو نقصان پہنچا۔ قافلہ کے تمام جہاز صحیح سلامت پہنچ گئے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ امریکہ کی فیکٹریوں نے کینیڈا کے رستہ ۱۷۴۵ ہوائی جہاز بھیجے ہیں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے مختلف مقامات میں دو دھماکے ہوئے جن سے تیل کے دو کنوئیں تباہ ہو گئے۔ ایک جگہ آگ لگ گئی۔ اس سے پہلے بھی کئی دھماکے ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ سیلون کے نمائندے اس بات پر گفتگو کر رہے تھے۔ کہ لنکا میں بسنے والے ہندوستانیوں کے کیا حقوق ہونگے مگر کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔

امرتسر ۱۲ نومبر۔ گندم دڑا ۴/۱۳ گندم اعلیٰ ۴/۷ چنے ۴/۱۲ پرانی باسمتی ۸/۸ نئی باسمتی ۱۲/۷ مونگ پھلی ۱/۷ دیسی کپاس ۴/۱۴

لائل پور ۱۳ نومبر۔ گندم اعلیٰ ۸/۱۳ گندم دڑا ۴/۱۳ چنے ۱/۱۲

لاہور ۱۲ نومبر۔ پنجاب گورنمنٹ کے وزیر مال آنریبل سر سندر سنگھ مجیٹھہ کے ساتھ وزارت کا کام چلانے کے لئے گورنمنٹ نے ایک تجربہ کار اور قابل آئی سی ایس افسر کو لگا دیا ہے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ ماہ اکتوبر میں ہوائی حملوں سے ۶۳۳۴ اشخاص ہلاک ہوئے۔ جن میں سے ۲۹۰۰ عورتیں ۶۴۳ بچے اور ۲۷۹۱ مرد ہیں۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ بعض اخبارات میں جو یہ افواہ شائع ہوئی تھی۔ کہ وزارت میں تبدیلیاں کی جانے والی ہیں حکومت برطانیہ نے ایک سرکاری اعلان میں اس کی تردید کر دی ہے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ جنرل سیکرٹری صوبہ کانگرس نے تمام کانگرس کمیٹیوں کے نام سرکلر بھیجا ہے۔ کہ ۱۶ نومبر کو "جواہر لال ڈے" منایا جائے۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ پنجاب کرمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۵ء کو جس کی میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء کو ختم ہوگی۔ مزید ۵ سال کے لئے توسیع دینے کی تحریک پنجاب اسمبلی میں کی جائے گی۔

وردھا ۱۲ نومبر۔ گاندھی جی نے ستیہ گرہ کی انفرادی تحریک کے لئے کونسل آف سٹیٹ کے ایک کانگرسی ممبر کو تیسرا ستیہ گرہی ممبر منتخب کیا ہے۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ پنجاب کے افسروں کے سالانہ اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے گاندھی جی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس الزام کو واپس لیں جو انہوں نے "ہریجن" میں یہ لکھ کر پنجاب پر لگایا ہے کہ "پنجاب تنخواہ دار سپاہیوں کا میدان ہے" آپ نے کہا۔ گاندھی جی ایسے لیڈروں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ پنجاب کی فوجی قوموں کی توہین کریں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ ہمبرگ (جرمنی) کی بندرگاہ پر اس وقت تک برطانوی ہوائی جہاز پچاس سے زیادہ حملے کر چکے ہیں۔ روز بروز اس کا نقصان بڑھتا جا رہا ہے۔ کارخانے بند ہو رہے ہیں بیکار مزدوروں کی تعداد بڑھ رہی اور ان میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ پہلے اس بندرگاہ پر اس قدر مال آتا اور جاتا تھا کہ مال اتارنے اور چڑھانے والے مزدوروں کا میلہ لگا رہتا تھا۔ مگر اب سنسان قبرستان کی طرح پڑا ہے۔ ہر طرف راکھ کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ اس علاقہ میں کسی باہر سے آنے والے کو اجازت نہیں۔ پولیس نے ہر طرف سے راستے بند کر رکھے ہیں۔ پہلے ہمبرگ سے برلن ۲۴ گھنٹے میں پہنچتے تھے۔ مگر اب چار دن میں پہنچتے ہیں۔ اور راستہ میں پانچ جگہ گاڑی بدلتی ہے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا تھا۔ کہ امسال ہندوستانی حاجیوں کے آرام اور سہولت کا انتظام کر دیا ہے اب مکہ سے تار پہنچا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے حکام کے نام فرمان جاری کر دیا ہے۔ کہ حاجیوں کے آرام کا پوری طرح خیال رکھا جائے۔ اور سفر کے دوران میں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

برلین ۱۳ نومبر۔ کل روس کے وزیر اعظم مولوٹوف اور ہٹلر میں ۲ گھنٹے اور ۳۰ منٹ تک گفتگو ہوتی رہی۔ آج دوپہر کا کھانا دونوں نے اکٹھے کھایا۔ مولوٹوف کے اعزاز میں ربن ٹراپ وزیر خارجہ جرمنی نے ایک بڑی دعوت دی۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ ہٹلر نے رومانیہ کے زلزلہ کی تباہکاری کے متعلق بادشاہ کو ہمدردی کا تار بھیجا ہے۔ اور کچھ مالی امداد بھی دی ہے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ انگریزی ہوائی بیڑے نے ایک اطالوی جنگی بیڑے کو نکما کر دیا ہے۔ کچھ اطالوی جہاز ٹرنٹو کی بندرگاہ میں چھپے ہوئے تھے۔ کہ ان پر حملہ کر دیا گیا۔ ان میں دو بڑے جنگی جہاز تھے۔ جن میں سے ایک پر بم لگا۔ اور وہ ڈوب گیا۔ اس کا وزن ۳۵ ہزار ٹن تھا۔ ایک اور جہاز کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ جو پانی میں ایک طرف کو جھک گیا۔ ایک تیسرے جہاز کو بھی نکما کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ ایک برطانوی غوطہ مار کشتی نے روم کے سمندر میں دو اطالوی رسد لے جانے والے جہازوں کو ڈبو دیا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ جرمنی کا ایک بہت بڑا جنگی جہاز ڈبو دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ مارشل گوئرنگ نے جرمنی میں اندھیرا رکھنے کے متعلق کچھ اور احکام جاری کئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ آج کل روس اور جرمنی میں جو باتیں ہو رہی ہیں۔ ان میں دونوں خوب سوچ سمجھ کر سودا چکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دونوں ملکوں کی خبر رساں ایجنسیاں اس بارے میں بالکل خاموش ہیں۔ سیاسی حلقے کہتے ہیں۔ ایک طرف تو یہ بات چیت ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسری کے سامنے تیار کھڑی ہیں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ جاپانی سمندری بیڑے کے جہاز فرانسیسی انڈو چائنا کی ایک بندرگاہ پر سامان اور فوجیں اتارنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ نیویارک کے ایک اخبار نے جرمنی کے ایک رسالہ کی کچھ خبریں شائع کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جرمنی نے جہاز بنانے کے لئے ایک پروگرام بنایا تھا۔ مگر اب ہوائی حملوں کی وجہ سے اسے بند کر دیا ہے

لنڈن ۱۳ نومبر۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانوی جنگی جہاز "رائل آرک" کے طیاروں نے آج ساؤڈینیا کی بندرگاہ اور فضائی اڈے پر بمباری کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین ریلویز ایکٹ IX آف سنہ ۱۸۹۰ کی دفعہ ۵۵ اور ۵۶ کے ماتحت بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہر روز (سوائے تعطیلات کے) دس بجے صبح - نا طلب کردہ اسباب - پارسلوں اور گم شدہ اشیاء کی جو چھ ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ سے موجود ہیں - نیلامی بولی جائے گی۔

(۱) ۲ دسمبر سے ۳ دسمبر ۱۹۴۰ء تک - لاسٹ پراپرٹی آفس گڈس سیکشن ڈفرن روڈ لاہور میں اسباب کے چالانوں کی۔

(۲) ۴ دسمبر ۱۹۴۰ء و مابعد - لاسٹ پراپرٹی آفس نزد لاہور ریلوے سٹیشن پارسلوں اور گم شدہ ۱۰ اشیاء کی۔

یہ تمام مال و اسباب مختصراً حسب ذیل اشیاء پر مشتمل ہے

نئے اور پرانے کپڑے - بسترے - ٹرنک - چھتریاں - گٹھریاں - سائیکل - خوردنی اشیاء - لوہے کا سامان مثلاً سیف پیٹیاں - جی - آئی - بالٹیاں - پیپے - ٹوٹی ہوئی بالٹیاں - خالی ڈھول - استریاں - اوزار - چادریں - تار - کرسیاں اور لوہے کے رول - لکڑی کا سامان مثلاً سیف - خالی صندوق - چارپائیاں - لکڑی کے ہینڈل - بل - بالو - صوفوں کے فریم - تختے اور لکڑی کے سلیپر - کیوڑہ - گھی - شربت - مربہ - تیلوں کے ٹین - کول ٹار - چاول - دھان - جوئے - جوار - گیلی کھجوریں - تل - مونگ پھلی - صابن - شیشہ - تلوار - سیخ - جنسوں کے نمونے - اخبارات - فہرستیں - رسالے - مطبوعہ اشتہار - فارم - کیلنڈر - رسی - پی گڈس - بسکٹ - تمباکو - تیزاب کے مرتبان - خالی ڈبے - اور ٹوکریاں - بانس - خالی ٹرنک - سرکنڈوں کے جھاڑو - دیگر سامان - شکر - بجلی کے پنکھے - پلنگ - چکی کے پاٹ - موڑھے - شیشہ - بوتلیں - چھلنیاں - گلاس - تھیلے - پلاسٹر آف پیرس - کوئلہ - جرابیں - سلیپر - گندہ بروزہ - مصنوعی زعفران - سیاہی - صابن کا پوڈر - ربڑ کے جوتے - موٹر کا سامان - جوتے کے ٹکڑے - سائیکل کا سامان - سائن بورڈ - پتھر کے ٹکڑے - بسنتی مٹی - سائیکل ٹیوبیں اور دیگر کتابیں - مٹی - چھڑا - سریش - مٹھائیاں - سامان کھیل - کرپٹ - کتابیں - عطر کی بوتلیں - درختوں کی خشک چھال - پٹیوں کے نمونے - سرجیکل اوزار - صابن - رکیٹ - زینوں کے حصے - کپڑے کے نمونے - ٹاٹ کے نمونے - برش - چاقو - برش - پستہ - پھول وغیرہ وغیرہ

اسباب کے چالانوں کی فہرست جن کی قیمت تیس روپیہ سے اوپر ہے - اور جو اگر منزل مقصود تک نہ پہنچے - تو دسمبر ۱۹۴۰ء میں فروخت کئے جائیں گے۔

انوائس نمبر	تاریخ	جس سٹیشن سے چلے	جس سٹیشن کیلئے بک کئے گئے	تفصیل اشیاء	بھیجنے والے کا نام	جس کو بھیجے گئے
۳/۳۰۲	۱۱ ۵/۴۰	رتن گڑھ	لدھیانہ	جرابوں کا ایک کیس	سٹیشن ماسٹر	آر ڈی جوشی اینڈ سنز
۷/۳۶۱	۹ ۵/۴۰	میانوالی	گوجرانوالہ	کوئلہ کی پچاس بوریاں	کے خان	خود
۲/۲۶۶	۱۵ ۵/۴۰	ہاتھرس	نابھہ	شیشے کے سامان کا ایک ڈبہ	محمد عباس	خود
۳۴۸/[illegible]	۱۱ ۵/۴۰	امرت سر	جولیاں	سلیپروں کا ایک کیس	بھدر دت [illegible]	خود
۱۲	۲۴ ۳/۴۰	حبیب آباد	[illegible]	سفید چادر کی ایک ٹوکری	[illegible]	
				جوتی چادر کی پانچ [illegible]	پنڈت	خود
۴۹/۲۸	۲ ۵/۴۰	ہوڑہ	پٹیالہ	ربڑ کے جوتوں کا ایک کیس	سنٹرل بوٹ کمپنی	خود
۹/۳۲۸	۲۹ ۴/۴۰	گورداسپور	لاہور	صابن [illegible] کا ایک تھیلہ	[illegible]	"
۲/۵۸۵	۲۱ ۵/۴۰	[illegible]	راولپنڈی	پرانے لوہے کے ٹکڑے / ٹوٹی ہوئی بالٹیاں	فقیر چند	خود
۱۶/۲۵	۵ ۵/۴۰	بلین گنج	راولپنڈی	جوتوں کا ایک کیس	نرنجن بوٹ ہاؤس	خود
۱/۱۹	۴ ۵/۴۰	سیالکوٹ	پاک پٹن	سامان سائیکل کا ایک کیس	الطاف اینڈ کو	خود
۵/۵۷[illegible]	۹ ۵/۴۰	دادری	راولپنڈی	اسباب کے دو ٹرنک	برکت [illegible]	ایم ایس خان
۲۳/۹[illegible]	۱۷ ۵/۴۰	امرت سر	ملتان شہر	لوہے کی استری کا ایک [illegible]	سائیں داس	خود
۲۰۳۴/	۲۴ ۵/۴۰	[illegible]		اٹھارہ کیس جن میں [illegible]	[illegible]	
۴۳۸/[illegible]	۲۴ ۵/۴۰	کرناٹک برج	لاہور	مربہ کے ٹین [illegible]	کرے	خود
۱۹/۱۲۳	۲۰ ۵/۴۰	دہام پور	امرت سر	جوتیوں کا ایک کیس	سٹیشن ماسٹر	سٹیشن ماسٹر
۹۲/۱۴۸	۱۵ ۵/۴۰	بلین گنج	سکھر	[illegible]	جیول [illegible] کمپنی	خود
۲۰۸/۹	۲۷ ۳/۴۰	ہوڑہ	نوشہرہ	سلیپروں کا ایک کیس	ایم بی [illegible]	"
۲۰/۱۸۹	۲۱ ۵/۴۰	دہام پور	امرت سر	جوتوں کا ایک کیس	سٹیشن ماسٹر	سٹیشن ماسٹر
۲۱۹۳/ ۵۹۴/	۲۹ ۵/۴۰	کرناٹک برج	لاہور	ایک اسباب کیس جس میں زعفران ہے	گوپال سنگھ	خود
۲۹۶/۸۲۰۶	۱۴ ۴/۴۰	ہوڑہ	امرت سر	سلیپروں کا ایک کیس	ڈی ڈبلیو اینڈ کو	خود
۱۶۲/۵۴۹/	۲۹ ۵/۴۰	کراچی	راولپنڈی	کول تار کے دو کیس	پی ٹیسلائی کمپنی	خود
۶/۲۴۳ ۵۴/	۲۲ ۳/۴۰	انبی کال	شملہ	سی پی گڈس کی ایک گانٹھ	لال شاہ	خود
۷۱/۷۱۶/	۲۶ ۵/۴۰	ہوڑہ	ہوشیارپور	سلیپروں کی ایک کیس	×	×
۲/۱۳۲	۸ ۲/۴۰	انبی کال	جہلم	سی پی گڈس کی ایک گانٹھ	لکشمی شاہ	خود
۱/۲۴۴	۱۴ ۴/۴۰	ہوڑہ	شاہ دادپور	C/کہ جوتیوں کا ایک کیس لیکن اصل میں اس میں اینٹیں اور چپ کے ٹکڑے ہیں	×	×
۳۱/۲۶۱	۹ ۵/۴۰	بلین گنج	مانسہ	جوتیوں کا ایک کیس	×	×
۲/۵۶۷	۱۵ ۵/۴۰	ہوڑہ	بنوسیہ آباد	سلیپروں کا ایک کیس	×	×
۱۳۷/۹۶۹	۱۷ ۵/۴۰	ہوڑہ	لدھیانہ	جوتیوں کا ایک کیس	سنٹرل ربڑ ورکس	خود
۳۷/- ۲۴۷/	۱۴ ۳/۴۰	ہوڑہ	لدھیانہ	C/کہ سلیپروں کا ایک کیس لیکن اصل میں اس میں ٹینیں اور پتھر کے ٹکڑے ہیں	دھامی	خود
۱۵/۳۲/ ۸۳۳/	۲۷ ۵/۴۰	کراچی	دہلی	بجلی کے پنکھوں کا ایک کیس	ماڈرن ٹریڈنگ کمپنی	خود
۸۸۷/	۲۳ ۳/۴۰	کومیل	لدھیانہ	سوتی C/کہ جرابوں کے دو بنڈل	ملاپ فیکٹری	خود
۲۶۰/-	۱ ۴/۴۰	لاہور	لدھیانہ	ایک ٹاٹ کا کیس جس میں جرابیں بیان کی گئی ہیں	سپرنٹنڈنٹ ایل پی ایم	آر ڈی جوشی اینڈ کو

پارسل

چیف کمرشل مینیجر لاہور

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah